صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 21 ستمبر 2015ء 6 ذوالحج 1436 ہجری 21 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 216

سوموار 21 ستمبر 2015ء

قیصر روم کو دعوت اسلام

آنحضرت ﷺ نے قیصر روم کے نام جو خط لکھا اس میں بسم اللہ کے بعد فرمایا:

یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے شاہ روم ھرقل کے نام ہے۔ ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلامتی ہو میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کر لو سلامتی پا جاؤ گے۔ اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ پھیرا تو سارے اہل روم کا گناہ تیرے سر پر ہوگا۔ اس کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 65 درج کی گئی تھی۔ (صحیح بخاری کتاب بدءالوحی حدیث نمبر 6)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خالد بن ولیدؓ اسلام قبول کرنے کی داستان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر اپنا فضل کرنا چاہا تو اس نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی اور مجھے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ میں سوچا کرتا تھا کہ میں آنحضرت ﷺ کے خلاف ہر جنگ میں لڑا لیکن ہمیشہ ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور ہم اسلام کی شان وشوکت مٹانے میں کامیاب نہ ہوسکے آہستہ آہستہ میرے دل میں خیال پیدا ہونے لگا کہ میں غلط راستے پر کھڑا ہوں۔ کوئی غیبی طاقت ضرور میرے دل میں آنحضرت ﷺ کے لئے جگہ پیدا کر رہی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ عمرۃ القضاء کے لئے تشریف لائے تو میں مکہ سے نکل گیا اور جب تک رسول اللہؐ مکہ میں رہے میں وہاں داخل نہ ہوا۔ میرے بھائی ولید بن ولید جو مسلمان ہو چکے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہؐ نے مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں کہاں تھا۔ اس پر میرے بھائی نے مجھے یہ خط لکھا۔

مجھے تعجب ہے کہ تم اسلام سے اس قدر برگشتہ کیوں ہو حالانکہ جس عقل کے تم مالک ہو۔ وہ کبھی بھی اسلام کے حقیقی نور سے دور نہیں رہ سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تمہارے متعلق دریافت فرمایا اور مجھ سے پوچھا کہ خالد کہاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ خالد کو اللہ ہی لائے تو لائے۔ آپ نے فرمایا خالد جیسا شخص کبھی اسلام کی حقیقت سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑتے۔ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ اے برادر تم بہت دنوں تک گمراہی میں رہے ہو۔ اب حقیقت کو پہچانو اور سیدھے راستے پر آجاؤ۔

یہ خط پڑھ کر میرے دل پر پڑے ہوئے تاریکی کے پردے چھٹ گئے اور مجھے اسلام سے رغبت پیدا ہوگئی۔ سب سے زیادہ خوشی مجھے اس گفتگو سے ہوئی جو رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق بھائی سے کی تھی۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا اور جب میں نے تیاری مکمل کر لی تو صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابوجہل سے ملا اور انہیں اپنے ارادہ سے آگاہ کیا۔ دونوں متعجب ہوئے اور اشتعال انگیز باتیں کیں۔ لیکن میں نے ان کی پرواہ نہیں کی اور اپنے دوست عثمان بن طلحہ کے پاس گیا اور اس سے کہا ہماری مثال اس لومڑی کی سی ہے جو بھٹ میں چھپی ہوئی ہو لیکن بھٹ میں اگر کثرت سے پانی ڈالا جائے تو اسے وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ ہمیں یہ نظر آرہا ہے کہ مسلمان ہم پر غالب آجائیں گے۔ کیوں نہ ہم پہلے ہی مسلمان ہو جائیں۔ عثمان میری توقع کے برعکس ہمارے ہمراہ مدینہ جانے پر آمادہ ہو گئے اور اگلے روز سورج طلوع ہونے سے پیشتر ہم دونوں نے مدینہ کی راہ لی۔ راستہ میں انہیں عمرو بن العاص بھی مل گئے جو مسلمان ہونے کے لئے مدینہ جا رہے تھے۔ جب رسول خدا ﷺ کو ان لوگوں کے مدینہ آنے کی خبر پہنچی تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا مسلمانو! مکے نے اپنے جگر گوشے نکال کر تمہارے سامنے ڈال دیئے۔

نئے کپڑے پہن کر حضرت خالد اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے اور کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور درخواست کی کہ میں نے اسلام کے خلاف جو کارروائیاں کر کے گناہ کیا ہے اس کے معافی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے میرے لئے یہ دعا کی۔

اے اللہ خالد کی پچھلی تمام لغزشوں کو جو اس سے تیرے دین کی مخالفت میں سرزد ہوئی معاف فرما۔

حضرت خالد نے کہا خدا کی قسم جس دن سے میں نے اسلام قبول کیا اس دن سے رسول خدا ﷺ نے میرے اور دوسرے صحابہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ ہر موقعہ پر دوسرے صحابہ کے ساتھ شریک فرماتے تھے۔ حضرت خالد کے مدینہ میں رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اپنے مکانوں میں سے جو حارثہ بن نعمانؓ نے رسول اللہ ﷺ کو پیش کئے تھے ایک مکان مرحمت فرمایا۔ (سیرت حلبیہ)

حضور انور کا خطبہ عیدالاضحیٰ

۞ لندن میں عیدالاضحیٰ مورخہ 25 ستمبر 2015ء کو منائی جائے گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ عید الاضحیٰ مورخہ 25 ستمبر 2015ء کو ارشاد فرمائیں گے۔ حضور انور کے خطبہ عید کے لئے لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2:30 بجے دوپہر ہوگا۔ احباب بھرپور استفادہ کریں۔

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

ضرورت انگلش ٹیچرز

۞ مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولوں کیلئے ایم اے انگلش اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب رابطہ فرمائیں۔

فون نمبر +92-47-6212967

موبائل نمبر +92-332-7068497

(دفتر مجلس نصرت جہاں تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت اوورسیئر

۞ وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو شعبہ تعمیرات کیلئے مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں نگران تعمیرات کم از کم بی ایس سی سول انجینئرنگ اوورسیئر کم از کم تین سالہ ڈپلومہ سول انجینئرنگ خواہشمند افراد رابطہ فرمائیں۔ 0333-6707153

mashhood.ahmad@waqf-e-jadid.org

(ناظم دیوان وقف جدید ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا	=/16,000 روپے
قربانی حصہ گائے	=/8,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم رمیض احمد محمود صاحب

کونگو کے صوبہ باکونگو کا 7واں جلسہ سالانہ

امسال محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ باکونگو Bas Congo کا ساتواں جلسہ سالانہ جماعتی ہیڈ کوارٹر مبانزا گنگو (Mbanza Ngungu) میں 7,6 فروری 2015ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ کے انتظامات کا آغاز ایک ماہ قبل شروع کردیا گیا تھا۔

تیاری جلسہ

صوبہ کی تمام جماعتوں کو جلسہ کے پروگرام کی اطلاع کی گئی اس کے لیے جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں بیت ناصر کے احاطے میں متعدد وقار عمل کرکے اس کی تزئین و آرائش کی گئی اور جلسہ کی مناسبت سے دیدہ زیب بینرز بھی لگائے گئے تھے۔

جلسہ کے انعقاد سے ایک ہفتہ قبل متعدد مقامی ریڈیو چینلز پر جلسہ کے مسلسل اعلانات ہوتے رہے جس کے ذریعہ بہت سے لوگوں تک جلسہ کا پیغام پہنچا۔ اہل علم، پادری حضرات اور اسی طرح دیگر دلچسپی رکھنے والوں کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت عام دی گئی کہ دین حق کے متعلق معلومات اور سوالات کرنے کے لیے کوئی بھی اس جلسہ میں شرکت کرسکتا ہے۔ مزید برآں جلسہ سالانہ کے متعلق مقامی ریڈیو (Radio Ntembo) پر جلسہ سالانہ کے موضوع پر خصوصی طور پر دو پروگرام بھی نشر کیے گئے۔

پہلا دن

جلسہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ، درس الحدیث اور درس ملفوظات ہوا۔

12:20 منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب جماعت کونگو نے لوائے احمدیت اور مکرم ابوبکر Mpelo صدر جماعت مبانزا گنگو نے عوامی جمہوریہ کانگو کا پرچم لہرایا۔

خطبہ جمعہ مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت کانگو نے دیا۔

مکرم امیر صاحب جماعت کانگو کنشاسا کی زیر صدارت جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعو کا پاکیزہ منظوم کلام اور فرنچ زبان میں ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد دو تقاریر مقامی زبان لنگالا (Lingala) میں ہوئیں۔

پہلی تقریر: اللہ کی راہ میں مالی قربانی از لوکل معلم مکرم احمد بوبا BUBA صاحب

دوسری تقریر: خطباتِ امام کی اہمیت از لوکل معلم مکرم عیسیٰ کیتانو (Kitanu) صاحب

اس سیشن کے اختتام پر مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے تسلی بخش جوابات لنگالا اور فرنچ زبان میں دیئے۔

اس مجلس کے اختتام کے ساتھ اس روز کے سیشن کا اختتام ہوا۔ نماز مغرب و عشاء جمع کرکے ادا کی گئیں اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا روز

جلسہ کے دوسرے روز بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم و درس الحدیث اور درس ملفوظات ہوا۔ پہلے دن کا اجلاس بیت ناصر کے احاطہ میں کیا گیا تھا لیکن آج حاضری اور دیگر انتظامات کے پیش نظر شہر کے وسط میں ایک ہال کرائے پر لیا گیا۔

صبح دس بجے جلسے کے دوسرے سیشن کا آغاز مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر جماعت کونگو کنشاسا کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام اور اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس سیشن میں مجموعی طور پر چار تقاریر پیش کی گئیں جو کہ لوکل زبان لنگالا (Lingala) میں تھیں۔

1: دین میں پردہ کی اہمیت از ابراہیم پنگالا (Mpangala) صاحب

2: خلافت کی اہمیت و برکات از ابوبکر مپیلو (Mpelo) صاحب

3: تربیت اولاد از عیسیٰ مسیجو (Masedju) صاحب

اس سیشن کی آخری تقریر صدر مجلس مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر جماعت کونگو کنشاسا نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو، مخالفت اعداء اور آپؐ کا نمونہ'' کے موضوع پر کی۔ سیشن کے اختتام کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

تیسرا اور اختتامی سیشن

جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری سیشن زیر صدارت مکرم امیر جماعت احمدیہ کونگو شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور فرنچ ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم احمد BUBA صاحب نے فرنچ زبان میں ''دین حق آزادی رائے اور دوسروں کی آراء کا احترام کرنے والا مذہب'' کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد امیر صاحب نے اختتامی تقریر فرنچ زبان میں کی جس میں ''خلافت سرچشمۂ امن و انصاف ہے'' کو موضوع بنایا۔

مہمانوں کے تأثرات کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

نمائش کتب

جلسہ کے موقع پر جماعتی کتب و لٹریچر کی نمائش لگائی گئی تھی۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے تھے۔ اس کے علاوہ فرنچ لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ تمام مہمانوں میں ''مختصر جماعتی تعارف'' لنگالا زبان میں اور ''مسیح موعود آگیا''، ''خلافت'' اور ''اسلامی نکاح'' کے پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔

میڈیا کوریج

امسال جلسہ سالانہ کو مبانزا گنگو Mbanza Ngungu شہر کے ریڈیو چینلز ، radio vuvu NGUNGA ، Radio Ntemo ، kieto FM اور TV چینلز RTK IS اور CMB T V کوریج دی۔ ریڈیو کے ذریعہ سے تین دنوں میں 120 منٹ کا وقت جلسہ سالانہ کی documentary کو ملا اور اسی طرح TV پر دو دنوں میں 80 منٹ کے air time سے جلسہ سالانہ کا تعارف شہر کی اکثر آبادی تک پہنچا۔

حاضری

امسال جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ شہر کے چیف، امیگریشن کے چیف، مقامی اتھارٹیز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، پادری حضرات، طلبہ، اور دیگر افراد نے شرکت کی، شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ کی کُل حاضری 620 افراد رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے پروگراموں میں برکت ڈالے اور عمدہ نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

حمد الٰہی

ترا حسن ہے پھولوں کلیوں میں ترا حسن ہے لالہ زاروں میں
ترا نور ہے ذرہ ذرہ میں ترا عکس سمندر جھیلوں میں

تُو نور سراپا نور ہے تُو کبھی جلوۂ کوہِ طور ہے تُو
تُو نور ہے سارے عالم کا گو ظاہر میں مستور ہے تُو

کبھی آتا ہے تُو ظاہر میں اور باطن میں بھی آتا ہے
کبھی بندہ کی سن لیتا ہے کبھی اپنی تُو منواتا ہے

کبھی تیری شان جمالی ہے کبھی تیری شان جلالی ہے
کبھی تیری شان کریمی ہے ہر تیری شان نرالی ہے

آ دل میں ہمارے آ جا تُو، تا دل میں سویرا ہو جائے
ترے نُور کے جلوۂ تاباں سے سب دور اندھیرا ہو جائے

خواجہ عبدالمومن

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

تاریخ احمدیت اتر پردیش انڈیا

ضلع میرٹھ سے تعلق رکھنے والے چند رفقاء احمد

(قسط دوم آخر)

حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی آف انچولی ضلع میرٹھ

حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی ولد مکرم حکیم عبدالغنی صاحب نے 1905ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے تو غیر احمدی علماء نے احمدی بنایا ہے، وہ اس طرح کہ 1891ء میں ایک مولوی صاحب سے تفسیر جلالین پڑھا کرتا تھا جب سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 56 آئی......

...... والد صاحب کے کہنے پر مولوی صاحب سے پوچھا ، انہوں نے کہا کہ متقدمین سے لے کر متاخرین تک سب کا یہی مذہب چلا آتا ہے، اس میں جھگڑا مت کرو۔ مگر میں نے کہا کہ جب تک میری سمجھ میں نہ آئے مَیں ہرگز نہیں چلوں گا۔ اس پر انہوں نے ایک تھپڑ مار کر کہا کہ ایک تجھے جنون ہوا ہے اور ایک مرزا کو۔ مَیں حیران ہوا کہ یہ مرزا کون ہے؟ ساتھ ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں کسی اصل پر قائم ہوں....

حضرت مسیح موعود کے سفر دہلی 1905ء کے موقع ہر آپ مخالفین کی معیت میں حضرت اقدس کو دیکھنے گئے جہاں حضور کی تقریر سننے کا موقع پایا جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ جو لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے میرے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے وہ اِھْدِنَا...... کی دعا بکثرت پڑھیں، چالیس روز تک اللہ تعالیٰ ان پر حق ظاہر کر دے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تو اُسی وقت سے شروع کر دیا، مجھ پر تو ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی حق کھل گیا اور خواب کی بنا پر میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ مولوی محبوب احمد صاحب جو غیر احمدی تھے، نے کہا کہ تم کو اپنے والد کا مزاج بھی معلوم ہے، وہ ایک گھڑی بھر بھی تم کو اپنے گھر نہیں رہنے دیں گے۔ میں نے کہا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ حضرت اقدس نے بیعت منظور فرمائی اور آپ کو تحریر فرمایا کہ تمہاری بیعت قبول کی جاتی ہے اگر تم پر کوئی گالیوں کا پہاڑ کیوں نہ توڑ دے، نگاہ اٹھا کر مت دیکھنا۔

(ملخص از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 12 صفحہ 18-13)

1907ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر آپ پہلی مرتبہ قادیان حاضر ہوئے۔ 1911ء میں آپ دہلی سے قصبہ انچولی (میرٹھ سے 12 کلومیٹر کے فاصلہ پر) میں منتقل ہو گئے اور طبابت کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ نہایت مخلص اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔ آپ ایک ذی علم وجود تھے، انچولی میں خوب پیغام حق پہنچایا۔ ایک مرتبہ انچولی سے ایک احمدی دوست مکرم الطاف حسین صاحب نے مرکز سے ایک (مربی) کی درخواست کی جس کے جواب میں لکھا گیا۔

''جہاں تک ہم کو معلوم ہے اخویم مکرم حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی وہاں ایک مخلص اور پُر جوش احمدی ہیں، جب تک دارالامان سے بیرون جات کے لئے مزید (مربیان) کا بندوبست نہ ہو سکے انہیں اس خدمت کا ثواب اپنے کاروبار سے وقت نکال کر بھی حاصل کرنا چاہئے۔''

(الفضل 4 نومبر 1915ء صفحہ 1 کالم 3)

ایک اور جگہ لکھا ہے: ''انچولی ضلع میرٹھ سے برادر حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی لوگوں کو اکثر سلسلہ کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔''

(الفضل 14 نومبر 1915ء صفحہ 1 کالم 2)

اسی طرح اخبار الفضل 24 نومبر 1915ء صفحہ 8,9 پر انچولی میں ایک مباحثہ میں آپ کی عمدہ تقریر کی رپورٹ موجود ہے۔ 1929ء میں آپ نے اپنے اہل وعیال کو مستقل رہائش کیلئے قادیان بھجوا دیا اور خود جماعتی اغراض کے پیش نظر انچولی میں ہی رہے تا آنکہ 1934ء میں خود بھی قادیان آ گئے اور محلّہ دار الفضل میں رہائش اختیار کی۔ تقسیم ملک کے بعد کراچی شفٹ ہو گئے جہاں 10 دسمبر 1953ء کو تقریباً 73 سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 5803) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ شادمانی بیگم صاحبہ قوم شیخ صدیقی بیعت 1907ء (وصیت نمبر 4550) نے 3 جون 1939ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت شیخ عبدالحمید صاحب انچولی ضلع میرٹھ

حضرت شیخ عبدالحمید صاحب ولد مکرم نیاز علی صاحب انچولی ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے۔ آپ پولیس میں ملازم تھے اور داروغہ کے نام سے جانے جاتے تھے۔ آپ نے 1906ء میں بیعت کی توفیق پائی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے ایک دورہ اتر پردیش کی رپورٹ میں مظفر نگر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''...... سب سے زیادہ عجیب اور قابل ذکر ملاقات جناب داروغہ عبدالحمید صاحب سب انسپکٹر کی ہے جو کہ مظفر نگر سے قریباً 10 میل کے فاصلہ پر متعین ہیں اور سرکاری کام کو چھوڑ کر آ نہ سکتے تھے، ان کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کیا کہ خزانہ سے انہیں اطلاع کی گئی کہ تنخواہ ضرور لے جاؤ، نیز ایک سمن کے ذریعہ سے ایک مقدمہ کی شہادت میں انہیں مظفر نگر طلب کیا گیا، اس طرح انہیں عاجز کی ملاقات اور شمولیت جلسہ کا موقع خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے عطا فرمایا۔ داروغہ صاحب کس قدر باغیرت پُر جوش احمدی ہیں اور دین حق کی تائید میں کیسی مدلّل اور معقول گفتگو کرتے ہیں اس کا اندازہ ان کی ملاقات سے ہی ہو سکتا ہے۔ ان کے برادر زادہ میاں مغفور احمد صاحب جو آج کل مظفر نگر میں تعلیم پاتے ہیں، ایک سلیم الفطرت، نیک سیرت نوجوان ہیں، میرے قیام مظفر نگر میں طریقہ ادب کو ملحوظ رکھ کر میری خدمت میں مصروف رہے، اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔''

(بدر 19 تا 26 مئی 1910ء صفحہ 14)

ایک مرتبہ حضرت میاں عبدالخالق صاحب (وفات 1932ء) آف مظفر نگر (یو پی) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام ایک مباحثہ کی رپورٹ میں لکھا:

''باشندگان انچولی نہایت توجہ اور بے تعصبی سے سلسلہ کے دلائل سنتے ہیں، مکرمی داروغہ عبدالحمید صاحب اور حکیم عبدالصمد صاحب کی مساعی جمیلہ کو خدا تعالیٰ بارآور فرماوے، ان کے ذریعہ سے عام طبائع احمدیت کی طرف مائل ہو رہی ہیں.... ایک غیر احمدی مولوی صاحب انچولی آ گئے ان سے داروغہ صاحب کا مباحثہ ہوا جس میں مولوی صاحب کو شکست فاش ہوئی، اس کا اثر عوام اور خواص پر نہایت اچھا ہوا اور تحریک ہوئی کہ بڑے بڑے مولوی بلوا کر مباحثہ کرایا جائے.... داروغہ صاحب نے بغرض (دعوت الی اللہ) خاکسار کو طلب فرمایا....''

(الفضل 24 نومبر 1915ء صفحہ 8)

آپ نے 16 ستمبر 1937ء کو وفات پائی، آپ موصی (وصیت نمبر 4496) تھے نعش قادیان نہ آ سکی یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

حضرت محمد عبدالغنی صاحب احمدی میرٹھی

حضرت محمد عبدالغنی صاحب کی بیعت وحالات کا علم نہیں، آپ کی اہلیہ نے دسمبر 1913ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے لکھا:

''محمد عبدالغنی احمدی میرٹھی کی زوجہ 18 دسمبر کو فوت ہو گئی۔ مرحومہ مخلص احمدیہ خاتون تھی، اشاعت (دین حق) اور دیگر دینی امور میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتی تھی، احباب سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔''

(الفضل 28 جنوری 1914ء صفحہ 16)

اخبار پیغام صلح نے بھی خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں اور ہر ایک تحریک میں عملی حصہ لیتی رہتی تھیں۔''

(پیغام صلح 25 جنوری 1914ء صفحہ 3)

اسی طرح آپ کا ذکر ایک جگہ یوں ملتا ہے: ''برادر محمد عبدالغنی صاحب میرٹھی فیلڈ سروس پر جاتے ہیں، فی امان اللہ۔''

(الفضل 17 نومبر 1915ء صفحہ 1)

حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب لاہوری

حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب ولد مکرم میاں اللہ دتہ صاحب لاہور کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف ''براہین احمدیہ'' دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اُسی وقت معتقد ہو گئے۔ آپ نے 1894ء - 1895ء میں بیعت کی تھی۔ آپ حضرت اقدس کے رقم فرمودہ 313 کبار رفقاء مندرجہ انجام آتھم میں شامل ہیں، آپ کا نام اس فہرست میں 290 نمبر پر ''کرم الٰہی صاحب کمپازیٹر لاہور'' درج ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ لاہور اور شملہ میں گزارا، آپ کا میرٹھ سے صرف اتنا تعلق ہے کہ آپ کے بیٹے مکرم بشیر احمد صاحب میرٹھ میں ملازم تھے چنانچہ آخری عمر میں (1934ء میں) آپ ان کے پاس میرٹھ گئے اور وہاں چند یوم بیمار رہ کر 16 فروری 1934ء بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے (وصیت نمبر 361) نعش قادیان دارالامان نہیں جا سکی اس لئے میرٹھ میں ہی ایک قبرستان میں دفنائے گئے ، یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

(الفضل 15 مارچ 1959ء صفحہ 5)

حضرت صوفی فضل الٰہی صاحب

حضرت صوفی فضل الٰہی صاحب (ولادت: 1889ء - وفات : 1964ء) حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب (جن کا ذکر اوپر گزرا ہے) کے بیٹے تھے۔ آپ نے بھی ابتدائی زندگی لاہور اور شملہ میں گزاری لیکن بعد ازاں آپ کا تبادلہ میرٹھ میں C.M.A کے دفتر میں ہو گیا۔ میرٹھ میں آپ تقریباً گیارہ سال رہے زیادہ عرصہ آپ ہی وہاں کے سیکرٹری مال رہے۔

میرٹھ سے آگرہ تبدیلی ہوئی اور آگرہ تقریباً دس سال قیام رہا، کچھ عرصہ سیکرٹری تعلیم وتحریک جدید رہے پھر سیکرٹری مال مقرر ہوئے۔ آگرہ سے ریٹائر ہو کر قادیان دارالامان آ گئے، دار البرکات میں اپنا مکان بنوایا، پنشن میں گزارہ مشکل تھا اس لئے دوبارہ آگرہ میں اور میرٹھ میں تقریباً پانچ سال

ملازمت کی۔ دوبارہ ریٹائر ہوکر اپنی زندگی خدا کی یاد میں گزارنی شروع کی ہی تھی کہ تقسیم ملک ہوگئی، قادیان چھٹا، گھر بار لٹا، کچھ عرصہ لاہور رہے پھر ربوہ جا کر تحریک جدید کے دفاتر میں ملازمت کی یہاں تک کہ جسم تھک گیا، بڑھاپے نے زور پکڑ لیا، آخری دوسال لاہور میں قیام رہا۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کلاس فیلو تھے۔ بچپن میں قادیان میں تعلیم پائی تھی۔ آپ نہایت نیک انسان تھے۔ نمازوں میں باقاعدگی، باجماعت نمازوں میں التزام، گھر میں اور باہر بھی، سلسلہ کے ہر کام میں دلچسپی، تلاوت قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے باقاعدہ روز صبح گھر میں کرنا آپ کی سیرت کا نمایاں حصہ تھے، غیر احمدی ہمسایہ بھی تلاوت سن کر لطف اٹھایا کرتے تھے۔

(الفضل 23 جنوری 1964ء صفحہ 6)

آپ نے 4 جنوری 1964ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں مکرم شریف احمد، مکرم عزیز احمد، مکرم خلیل احمد، مکرم ناصر احمد بیٹے اور دو بیٹیاں محترمہ رضیہ سلطانہ اور محترمہ صفیہ سلطانہ تھیں۔

حضرت عبداللہ صاحب

عرف پروفیسر

حضرت محمد عبد اللہ بیگ صاحب عرف پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ صاحب مغل قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ اصل میں یوپی کے رہنے والے تھے اور بڑے بڑے سرکسوں کے مالک تھے، آپ واقع میں پروفیسر نہیں تھے بلکہ شعبدہ بازی اور مداریوں کے کرتب وغیرہ جانتے تھے اس لئے آپ کا نام پروفیسر پڑ گیا تھا۔ آپ کی بیعت کا سال معلوم نہیں، بیعت کے بعد آپ کی طبیعت میں بہت تبدیلی آئی اور اپنے کرتبوں اور سرکسوں کو چھوڑ دیا، آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود کے لیے بہت عشق اور غیرت تھی۔ جگہ جگہ گھوم پھر کر حضرت مسیح موعود کے پیغام کی اشاعت کرتے۔ 1916ء میں دہلی میں ایک جلسہ ہوا، جلسہ سے قبل حالات کی رپورٹ میں حضرت میر قاسم علی صاحب لکھتے ہیں:

''صبح سے لے کر شام تک منادالملت برادرم عبداللہ پروفیسر نے برابر 7 مارچ تک بازار بازار، محلہ در محلہ، چاندنی چوک، چاوڑی، کھاری باولی، صدر بازار، کوڑیا پل، چتلی قبر، فراش خانہ، لال کنواں وغیرہ تمام اطراف میں اس کثرت سے منادی کی کہ بچے بچے کے کان میں حضرت مسیح موعود کا نام پہنچ گیا، منادی کا مضمون بھی ایک قسم کی (دعوت الی اللہ) تھی۔....''

(اخبار ''فاروق'' 16-2 مارچ 1916ء صفحہ 8)

1917ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب انگلستان تشریف لے گئے، بمبئی بندرگاہ پر الوداع کرنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ (الفضل 21 اپریل 1917ء صفحہ 5) بمبئی میں بھی آپ نے دعوت الی اللہ میں بہت محنت کی، حضرت حاجی عمر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ

''میاں عبداللہ صاحب المعروف پروفیسر اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق بمبئی میں (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود کا نام گلی کوچوں میں پھر کر لوگوں کے کانوں تک پہنچا رہے ہیں۔''

(الفضل 5 جون 1917ء صفحہ 1,2)

آپ نے کچھ عرصہ میرٹھ میں بھی قیام کیا، حضرت مولوی عبدالواحد خان میرٹھی صاحب بیان کرتے ہیں:

''ایک صاحب، اُن کا نام غالباً عبداللہ تھا، حضور کے رحلت فرمانے کے بعد وہ پھرتے پھراتے کافی عرصہ کے بعد میرے پاس میرٹھ آ گئے، پانچ مہینے میرے پاس رہے۔ ایک دن فرمایا مجھے ایک ٹھیلہ بنا دیں۔ میں نے کہا کیا کرو گے؟ فرمایا (دعوت الی اللہ) کروں گا۔ میں نے کہا ٹھیلے سے (دعوت الی اللہ)! کہا آپ بنوا دیں۔ میری بائیسکل کی دوکان تھی، بائیسکل کے پرانے پہیے لگا کر چار پہیوں کا ٹھیلہ بنا دیا.... ایک گھنٹی اُن کے ہاتھ میں رہتی تھی اُس کو بجاتے رہتے تھے اور حضرت کا یہ شعر پڑھتے رہتے

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

لوگ آواز سن کر تصویریں دیکھنے آ جاتے، جمگھٹا لگ جاتا، پھر آپ (دعوت الی اللہ) شروع کرتے، (دعوت الی اللہ) کا بڑا جوش!....''

(خودنوشت روایات حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی صفحہ 56۔ غیر مطبوعہ)

آپ نے 2 اپریل 1919ء بروز منگل بعمر تقریباً 60 سال پانی پت میں وفات پائی اخبار الفضل خبر وفات دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب پانی پت سے اطلاع دیتے ہیں کہ میاں عبد اللہ صاحب المعروف پروفیسر 2 اپریل کو پانی پت میں انتقال کر گئے....

مرحوم پرانے احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود سے خاص محبت رکھتے تھے یہ انہی کا واقعہ ہے جو حضرت اقدس خلیفہ ثانی نے کئی دفعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک مخالف نے حضرت مسیح موعود کے حق میں ان کے سامنے بدزبانی کی تو انہوں نے اس کو سختی سے جواب دیا، اس کا جب حضرت مسیح موعود کو پتہ لگا اور آپ نے فرمایا میاں عبداللہ صبر سے کام لینا چاہیے تو انہوں نے کہا کہ حضور اگر آپ کے پیر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی بُرا کہے تو اس سے تو آپ مباہلہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں لیکن جب کوئی ہمارے پیر (حضرت مسیح موعود) کو برا کہے تو ہمیں صبر کے لئے کہتے ہیں ہم کس طرح صبر کر سکتے ہیں۔ مرحوم بڑی خوبیوں کا انسان اور مخلص احمدی تھا احباب جنازہ غائب پڑھیں۔''

(الفضل 12 اپریل 1919ء صفحہ 2 کالم 2)

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیان میں سے تھے آپ کا وصیت نمبر 266 تھا۔

(بدر 19 دسمبر 1907ء صفحہ 11)

آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

متفرق احباب

ان رفقاء کے علاوہ درج ذیل احباب کے نام بھی میرٹھ کے حوالے سے ملتے ہیں لیکن اس کے علاوہ اور کوئی بات معلوم نہیں ہوسکی۔

حضرت بابو غلام محی الدین صاحب فوڈ کلرک میرٹھ چندہ مدرسہ فنڈ

(الحکم 10 دسمبر 1905ء صفحہ 10 کالم 1)

روزنامچہ آمد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بابت ماہ اپریل 1901ء: محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ماسٹر میرٹھ (الحکم 17 جون 1901ء صفحہ 16)

علی گوہر صاحب ٹرانسپورٹ لائن وٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ لائن میرٹھ

(الحکم 17 جولائی 1901ء صفحہ 16) ''اس ہفتہ بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے .... حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے''

(بدر 13 دسمبر 1906ء صفحہ 3 کالم 3)

محمد شمس الدین صاحب باغ سخن میرٹھ

(بدر 2 جنوری 1903ء صفحہ 80 کالم 3)

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور اپنی رحمتوں کی چادروں میں لپیٹتے ہوئے اپنے قرب و جوار میں جگہ عنایت فرمائے، آمین۔

مکرمہ مفلحہ سلیم احمد صاحبہ

شام میں وقف عارضی۔ احمدیوں کی استقامت

مجھے اور میرے شوہر مکرم ڈاکٹر عابد احمد صاحب کو ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) جرمنی کی طرف سے سیرین بارڈر پر وقف عارضی کے لئے بھیجا گیا۔ ہمارے اس وقف عارضی کا مقصد وہاں کے مہاجرین کے لئے معاش تلاش کرنے میں ان کی مدد کرنا تھا۔ ہمارے اس سفر کے دوران ایک سیرین احمدی ہمارے ساتھ تھے جو انگلش اور عربی دونوں زبانیں جانتے تھے۔ ہم اپنے اس دورہ کے دوران 14 خاندانوں سے ملے جنہوں نے MTA کے ذریعہ لقاء مع العرب دیکھ کر اور رؤیا کے ذریعے شرف بیعت حاصل کیا تھا۔ ان کے ساتھ احمدیت قبول کرنے اور سول جنگ کی وجہ سے جو ظالمانہ سلوک کیا گیا اس کا ایک دردناک واقعہ بیان کرتی ہوں۔

پہلے ہی دن ہم جس خاندان سے ملے جو کتابیں پڑھنے اور رؤیا دیکھنے کے نتیجے میں احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ یہ 2007ء کی بات ہے۔ 2013ء میں حکومت نے ان کے بارے میں یہ غلط خبر پھیلا دی کہ یہ تو مغربی جاسوس ہیں۔ اس وجہ سے انہیں فوراً جیل میں ڈال دیا گیا۔ وہ 60 دن تک جیل میں رہے جہاں انہیں ہر روز ایک دھاتی ڈنڈے سے مارا جاتا تھا۔ اس جیل میں 100 اور قیدی بھی تھے۔ جن کو دن میں صرف دس لیٹر پانی پینے کو ملتا تھا اور دن میں صرف ایک بار بیت الخلاء جانے کی اجازت تھی۔

ان سختیوں کی وجہ سے بہت سارے قیدی وفات پا گئے۔ انہی دنوں ان صاحب کو اتنا مارا گیا کہ وہ خون میں لت پت ہوگئے اور پھر یہ آرڈر آیا کہ اسی حالت میں جیل سے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزہ دیکھیں کہ اسی حالت میں لیٹے لیٹے انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اگر تجھے میری موت منظور ہے تو تو مجھے موت دے دے اور اگر نہیں تو بچا لے میں تیری رضا میں راضی ہوں۔ ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے ہوں گے کہ ان کی ٹانگوں میں حرکت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شفاء دے دی۔ اس حالت میں وہ یہ نہ جانتے تھے کہ ان کے بیوی بچے کہاں ہیں۔ باہر جا کر اپنے بیوی بچے تلاش کئے اور گاڑی میں بیٹھ کر ترکی کو چلے گئے۔ ان کے جسم پر آج بھی اس مار پیٹ کے نشانات موجود ہیں۔ ان کی اس معجزانہ شفا کو دیکھ کر کون کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں ہے۔

دوسرا واقعہ ایک فلسطینی عورت کا ہے جو فلسطین میں پلی بڑھی اور فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ بے جا سلوک کی وجہ سے ہجرت کر کے سیریا آئی تھیں اور دوسری بار پھر سیریا میں سول جنگ اور احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ترکی ہجرت کرنا پڑی۔ اسی طرح بہت سارے مہاجرین کو بہت ساری قانونی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور پھر بھی وہ اپنے دین پر قائم رہے۔ ایک احمدی جو بجلی گھر میں کام کرتا تھا اس نے 57 دن جیل میں گزارے۔ ہم وہاں جس احمدی کو بھی ملے اور اس سے پوچھا کہ ہم آپ کی کس قسم کی مدد کریں تو سب کا ایک ہی جواب تھا کہ خلیفۃ المسیح کو ہمارا سلام پہنچا دیں۔ حتیٰ کہ چار سالہ بچہ بھی خلیفہ وقت سے ملنے کا خواہشمند تھا۔ اس وقف عارضی کے دوران ہمیں مہاجر بچوں سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ ہم نے 32 بچوں کے لئے انگلش کلاس لگائی جو انہیں بہت اچھی لگی۔ آخر میں بچوں کو تحائف دیئے اور لجنہ اور ناصرات کو مہندی لگانے کا موقع ملا۔

☆.....☆.....☆

م۔جبین

میرے والدین

چوہدری احمد دین صاحب اور مجیدہ بیگم صاحبہ

میرے پیارے اباجی 1918ء کے قریب ککرالی ضلع گجرات میں ایک احمدی درویش محترم بابا صدرالدین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں گاؤں میں ہی حاصل کی اور پھر گجرات میں پڑھتے رہے۔تعلیم حاصل کرنے کے بعد بطور استاد اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔میرے دادا جان بابا صدرالدین صاحب کو 1909ء میں حضرت خلیفة المسیح الاوّل کے زمانہ میں بیعت کی توفیق حاصل ہوئی۔ گویا کہ میرے اباجان پیدائشی احمدی تھے۔ مئی 1948ء میں جن احباب کو قادیان بحیثیت درویش جاکر خدمت کی توفیق حاصل ہوئی اُن میں میرے دادا بابا صدرالدین صاحب بھی شامل تھے۔ آپ کی وفات مورخہ 8 ستمبر 1961ء کو بعمر 89 سال ہوئی۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہیں۔ اس طرح اباجان کی پرورش ایک انتہائی نیک اور احمدی گھرانہ میں ہوئی۔

دوران ملازمت ضلع گجرات کے مختلف سکولوں میں تعینات رہے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے دوران ملازمت جس جگہ بھی تعیناتی ہوتی اپنے احمدی ہونے کا بڑے فخر سے بتاتے اور مقامی جماعت کی طرف سے جو بھی ذمہ داریاں دی جاتیں انہیں کماحقہٗ ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے۔آپ کے گاؤں ککرالی میں جب احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی تو اباجان نے نہ صرف یہ کہ ایک مزدور کی طرح اس کی تعمیر میں حصہ لیا بلکہ جس حدتک ممکن ہوسکا مالی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا۔ اینٹیں و دیگر سامان اُٹھا اُٹھا کر لاتے رہے۔احمدیت سے عشق کی حد تک عقیدت تھی۔ دنیا کی کسی چیز کا ہرگز لالچ نہ تھا۔سادہ اور صاف ستھرا لباس اور انتہائی سادہ کھانا آپ کی شخصیت میں بہت نمایاں تھا۔کسی بھی گھر میں کسی چیز کو فرمائش کرکے نہ پکواتے۔ والدہ جو بھی پکاتیں اُسے تناول کرکے خدا کا شکر کرتے۔ خلافت سے مضبوط تعلق کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھتے اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی تلقین کرتے رہتے۔32 سال کی عمر میں ہی نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوگئی۔ جب اپنی ماہانہ تنخواہ لے کر آتے تو گھر آنے سے پیشتر ہی اپنا چندہ وصیت ادا کرکے آتے اور جب ریٹائرمنٹ کے بعد ماہانہ پنشن لے کرآتے تو تب بھی اس اصول پر کاربند رہے۔جب امی جان نے وصیت کرلی تو ان کا چندہ وصیت بھی ادا کرتے اور پھر گھر میں داخل ہوتے۔

ہمیشہ یہی کہتے کہ اصل کام یہی ہے کہ وصیت کو ہر حال میں بحال رکھا جائے۔ ہمیشہ نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے اور اپنے بچوں کو بھی یہی نصیحت کرتے رہتے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ خلفاء وقت کی طرف سے جب کسی مالی قربانی کی تحریک ہوتی بساط بھر اس میں بھی ضرور حصہ لیتے۔ اباجان کو اللہ تعالیٰ نے 3 بیٹوں اور 2 بیٹیوں سے نوازا۔ اولاد بھی نیک اور سعادت مند ملی۔آپ کی شدت سے یہ خواہش تھی کہ ایک بیٹا جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرے۔ چنانچہ میرے ایک بھائی محترم نعیم احمد خالد صاحب نے اچھے نمبروں سے جامعہ پاس کیا۔ آپ جاپان میں بطور مربی رہے۔آج کل جاپانی ڈیسک تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ میرے بڑے بھائی محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پہلے پاکستان آرمی میں کرنل تھے۔ آج کل ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد میں ہیں۔ میرے تیسرے بھائی محترم سلیم احمد صاحب نے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں ملازمت کرتے رہے ہیں۔ آج کل کینیڈا میں ہیں۔میری سب سے بڑی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ کی شادی محترم مولانا محمد منور صاحب واقف زندگی کے بیٹے محترم مبارک احمد طاہر صاحب واقف زندگی کے ساتھ ہوئی۔ آپ 15 سال تک افریقہ میں بطور استاد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے اور آج کل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

اباجان کو تلاوت قرآن مجید سے بہت ہی گہری محبت تھی جو وقت فرصت کا میسر آتا فوراً قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوجاتے۔ اکثر قرآن مجید لے کر گھر کی چھت پر چلے جاتے اور وہاں بیٹھ کر تلاوت کرتے رہتے اور اس کی وجہ یہ بتاتے کہ چھت پر مکمل خاموشی اور سکون ہوتا ہے اور میں پوری یکسوئی کے ساتھ تلاوت کرلیتا ہوں۔ 1969ء کے قریب ریٹائر ہوئے تو بشیر آباد سندھ چلے گئے جہاں ہماری والدہ کی زرعی زمین تھی۔قریباً 8 سال کا عرصہ وہاں گزارا اور پھر زمین فروخت کرکے ربوہ آگئے۔ربوہ میں اباجان نے بہت پہلے ہی پلاٹ خرید کر گھر بنالیا تھا اور گھر بھی ایسی جگہ کہ جہاں بالکل سامنے ہی بیت تھی چنانچہ نمازیں باجماعت محلّہ فیکٹری ایریا احمد میں ادا کرنے میں خداتعالیٰ نے اور آسانی پیدا کردی۔ بڑھاپے میں جسمانی کمزوری کے باوجود نمازیں باجماعت ہی ادا کرتے اور اس میں انہیں بہت راحت حاصل ہوتی۔ اباجان کو 1989ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔

میری پیاری والدہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ 1929ء میں موضع گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ میں حاجی یعقوب خان صاحب اور محترمہ رحیم بی بی صاحبہ کے گھر پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد اور والدہ دونوں ہی شجر احمدیت سے وابستہ تھے۔ والد صاحب نے 1915ء میں بیعت کی۔ اس طرح سے امی جان کی پرورش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک انتہائی دیندار گھرانہ میں ہوئی۔ میری والدہ کے سگے ماموں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی آف قادیان تھے۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی جماعتی خدمات کے لئے وقف کررکھی تھی۔ میرے نانا جان حاجی یعقوب خان صاحب کا تعلق موضع کالا خطائی ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ مگر بسلسلہ ملازمت آپ گھنوکے ججہ میں متعین تھے اور سکول میں استاد تھے۔ نانا جان کو خداتعالیٰ کے فضل سے حج کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

امی جان کے 2 تایا حضرت چوہدری محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر اور حضرت چوہدری ثناء اللہ صاحب کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ حضرت مولوی عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف بدوملہی بھی رشتہ میں ہماری نانی کے ماموں تھے۔ گویا کہ اباجان اور امی جان دونوں کے خاندان مخلص احمدی تھے اور تربیت کے تمام مرحلے دینی گھروں میں پروان چڑھے۔

شادی کے بعد امی جان موضع ککرالی میں رہائش پذیر ہوگئیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی پرورش میں کوئی کوتاہی نہ کی اور تمام بچوں کو بچپن سے ہی نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کی عادت ڈالی۔ خداتعالیٰ کے فضل سے میری امی جان کو بھی تلاوت قرآن مجید سے بہت محبت تھی۔ جب کبھی آپ اونچی آواز میں تلاوت کررہی ہوتیں تو اباجان بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ مجھے بہت لطف آرہا ہے۔ اباجان اور امی جان دونوں حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ کلام درثمین سے نظمیں بھی پڑھتے رہتے۔

امی جان اپنے چندہ جات کا بہت دھیان رکھتیں اور خلیفۂ وقت کی طرف سے اگر کسی مالی قربانی کی تحریک ہوتی تو اس میں بھی ضرور حصہ لیتیں۔ نمازیں پابندی کے ساتھ ہمیشہ وقت پر ادا کرتیں۔ ماہ رمضان بڑے التزام کے ساتھ گزارتیں۔ اگر کبھی کوئی حاجت مند گھر آجاتا تو پوری کوشش ہوتی کہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے۔ مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ تمام ہمسایوں سے حسن سلوک سے پیش آتیں۔ آپ کو 1985ء میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔

دونوں پر خداتعالیٰ کے فضل ان گنت تھے۔ جون 1995ء میں جب میری پہلی بیٹی پیدا ہوئی تو اباجان ہسپتال مجھے ملنے اور اپنی نواسی کو دیکھنے کے لئے آئے تو کہنے لگے کہ آج میری ساری اولاد صاحب اولاد ہوگئی ہے۔ پھر نومبر 1998ء میں خداتعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا تو ہسپتال میں اسے دیکھ کر کہنے لگے کہ آج خداتعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بھی دکھا دی ہے جو پہلے نہیں دیکھی تھی میرا بیٹا اباجان کا اکلوتا نواسہ ہے اباجان کو مجلس مشاورت میں متعدد مرتبہ بحیثیت نمائندہ شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ابا جان اور امی جان دونوں کو خداتعالیٰ پر بے حد توکل تھا۔

امی جان بھی بہت قناعت پسند تھیں سادہ لباس اور سادہ خوراک ہمیشہ پسند کرتیں۔ کبھی بھی کسی چیز کا مطالبہ اباجان سے نہیں کیا باوجود یہ کہ خداتعالیٰ کے فضل سے گھر میں مالی آسودگی تھی۔ جب آپ کے بیٹے بھی تعلیم حاصل کرکے اچھی ملازمتوں پر چلے گئے تو بھی دونوں نے اپنی اولاد سے کبھی کوئی فرمائش نہیں کی۔ ہمیشہ دنیا سنوارنے کی بجائے آخرت کو سدھارنے کی کوششوں میں لگے رہتے۔ دونوں میاں بیوی کا مثالی سلوک تھا۔ اباجان اور امی جان دونوں کو بیت المبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی بھی توفیق ملی۔ میرے والدین انتہائی شریف النفس، صوم وصلوٰة کے پابند تھے۔ خاکساری اور وفا کا ایک پیکر تھے۔ اباجان نے 1993ء میں حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں دعائیہ خط تحریر کیا کہ فدوی آپ کی زندگی میں فوت ہوجائے تو آپ شفقت فرماتے ہوئے میرا جنازہ غائب ضرور پڑھا دیں۔ اس پر مورخہ 7 جون 1993ء کو حضور انور کے دستخط سے آپ کو یہ جواب موصول ہوا۔ اگر ایسا وقت آگیا تو انشاء اللہ آپ کی خواہش کے مطابق نماز جنازہ غائب پڑھادی جائے گی۔

چنانچہ حضرت خلیفة المسیح الرابع نے مورخہ 20 جولائی 2001ء کو خطبہ جمعہ کے بعد ہمارے اباجان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور نے خطبہ کے اختتام پر دیگر چند مرحومین کا ذکر خیر کرنے کے بعد آخر میں اس وعدہ کا ذکر فرمایا۔

اباجان کی وفات کے قریباً ساڑھے تین سال بعد امی جان بھی مورخہ 6۔اپریل 2004ء کو بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔ دونوں ہی بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 120174 میں سعدیہ نسیم

زوجہ عرفان علی قوم جٹ پیشہ استاد عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 1/2 تولہ مالیتی 25 ہزار روپے (2) زرعی زمین 2 کنال واقع گھٹیالیاں (3) حق مہر 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 16 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سعدیہ نسیم گواہ شد نمبر 1۔ کاشف احمد ولد احسان اللہ گواہ شد نمبر 2۔ اطہر احمد ولد طارق الطاف

مسل نمبر 120175 میں فائزہ محمود

بنت محمود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 2 تولہ مالیتی 90 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فائزہ محمود گواہ شد نمبر 1۔ محمود احمد ولد محمد عبداللہ گواہ شد نمبر 2۔ تنویر احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر 120176 میں زرین صدیق

زوجہ صدیق احمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-11-384 گلی جلال الدین نارووال ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 10 تولہ (2) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 6000 روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ زرین صدیق گواہ شد نمبر 1۔ دانیال احمد بٹ ولد محمد صدیق بٹ گواہ شد نمبر 2۔ شہروز بٹ ولد سعید احمد بٹ

مسل نمبر 120177 میں امۃ الباسط ملک

زوجہ ملک نصیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 284 وارڈ نمبر 319 کنری ضلع و ملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 10 گرام مالیتی 25 ہزار روپے (2) حق مہر ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امۃ الباسط ملک گواہ شد نمبر 1۔ ملک نصیر احمد ولد ملک غلام احمد گواہ شد نمبر 2۔ لطیف المنان ولد سلطان احمد

مسل نمبر 120178 میں ساجدہ نسرین

زوجہ محمد نواز قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن p/o بھاؤ گھسیٹ پور پوڑنوالہ ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر وصول شدہ 500 روپے اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ساجدہ نسرین گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ خادم حسین ولد محمد عرفان

مسل نمبر 120179 میں نعمان نصیر

ولد نصیر احمد قمر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع و ملک ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان نصیر گواہ شد نمبر 1۔ نصیر احمد قمر ولد مرتب علی گواہ شد نمبر 2۔ عبدالعزیز عابد ولد عبدالرشید

مسل نمبر 120180 میں منیبہ شاہین

بنت محمد نواز قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ منیبہ شاہین گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ خادم حسین ولد محمود احمد خان

نمبر 120181 میں سعدیہ باسط

زوجہ عبدالباسط قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی پوڑانوالہ ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر جیولری 6.5 تولہ (2) حق مہر بذمہ خاوند اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سعدیہ باسط گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ خادم حسین ولد محمود خان

مسل نمبر 120182 میں ظفر اقبال

ولد یار محمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ ضلع و ملک نواب شاہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) موٹر سائیکل اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظفر اقبال گواہ شد نمبر 1۔ قمر السلام گواہ شد نمبر 2۔ افتخار احمد ولد محمد قاسم

مسل نمبر 120183 میں محمد اسلم

ولد محمد حسین قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر 53 سال بیعت 1984ء ساکن سیال موڑ ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 12 مرلے مالیتی 5 لاکھ 90 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ...... روپے ماہوار بصورت...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم گواہ شد نمبر 1۔ محمد اشرف ولد محمد حسین گواہ شد نمبر 2۔ محمد عبدالباسط ولد محمد اسلم

مسل نمبر 120184 میں استام احمد ابڑو

ولد معراج احمد ابڑو قوم...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت...... ساکن نواب شاہ ضلع و ملک نواب شاہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ استام احمد ابڑو گواہ شد نمبر 1۔ معراج احمد ابڑو ولد منظور احمد ابڑو گواہ شد نمبر 2۔ جاوید احمد ولد حفیظ الرحمٰن

مسل نمبر 120185 میں راحیلہ کومل

بنت اشتیاق نصر قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 7 گرام مالیتی 28 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ راحیلہ کومل گواہ شد نمبر 1۔ محمد سلیم ولد محمد شریف گواہ شد نمبر 2۔ اشتیاق نصر ولد محمد نصر اللہ

مسل نمبر 120186 میں عمارہ احمد

بنت بشارت احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عمارہ احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمد طاہر ولد منصور احمد گواہ شد نمبر 2۔ سیف السلام ولد ریاض احمد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مبشر احمد باسط صاحب معلم سلسلہ 563 گ ب شرقی ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

563 گ ب شرقی کے تین بچوں صبیح احمد ولد مکرم رفیع احمد صاحب، علیم فارع ولد مکرم طارق احمد صاحب اور علیزہ طارق بنت مکرم طارق احمد صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 12/اگست 2015ء کو ان بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ حاضری 64 تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

جلسہ سالانہ UK کے موقع پر

اجتماعی پروگرام

مکرم عبدالمتین طاہر صاحب معلم سلسلہ نصرت آباد ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر انفرادی طور پر جلسہ کے پروگرام سننے کے علاوہ عالمی بیعت اور اختتامی خطاب میں شرکت کیلئے اجتماعی پروگرام کیا گیا۔ عالمی بیعت کے بعد تمام افراد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اختتامی خطاب کے موقع پر تمام افراد کو اکٹھے کھانا بھی کھلایا گیا۔ 130 احمدی احباب کے علاوہ 11 مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ سعیدہ مجید صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عرفان احمد مجید صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29/اگست 2015ء کو بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ جس کا نام بریرہ عرفان تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

اسی طرح میری بیٹی مکرمہ رضوانہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد انیس صاحب مربی سلسلہ حال یو کے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 13/اگست 2015ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسرور احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے، نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ)

ادارہ ہذا کی جماعت نہم اور دہم کی بچیوں نے آغا خان بورڈ کے تحت ہونے والے امتحانات میں مختلف مضامین میں صوبہ پنجاب، خیبر پختونخواہ اور گلگت بلتستان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

جماعت نہم کی طالبات فائزہ توصیف بنت مکرم توصیف احمد احسن صاحب نے اردو میں، عائشہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب نے کیمسٹری میں، ماریہ مبشر بنت مکرم نوید مبشر صاحب نے کمپیوٹر سائنس میں اور مریم احسان بنت مکرم احسان احمد رانا صاحب نے فزکس + بائیو میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

جبکہ جماعت دہم کی طالبات مقدس علوی بنت مکرم منیر احمد علوی صاحب نے فزکس + انگلش میں، شانزہ عقیل بنت مکرم عقیل احمد صاحب نے مطالعہ پاکستان میں، عمارہ ہدیٰ بنت مکرم منظور احمد صاحب نے میتھ میں اور ماہین طارق بنت مکرم طارق محمود چوہدری صاحب نے کمپیوٹر سائنس میں پہلی پوزیشن حاصل کیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے اور اس کامیابی کو آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم اصغر علی صاحب سیکیورٹی گارڈ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم منور احمد گوندل صاحب مورخہ 4 ستمبر 2015ء کو بعمر 90 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز جمعہ گراؤنڈ دارالعلوم شرقی نور ربوہ میں مکرم رحیم الافضل صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم جاوید احمد جاوید صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلص احمدی تھے خاکسار کے دادا مکرم اللہ بخش صاحب نے 1908ء میں بیعت کی۔ آپ نے اپنے پیچھے 3 بیٹیاں اور 4 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد رمضان تبسم صاحب معلم وقف جدید بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان تحریر کرتے ہیں۔

بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کے 13 بچوں انیس احمد ولد مکرم عبدالحمید صاحب، مجاہد احمد ولد مکرم غلام رسول صاحب، فہیم احمد ولد مکرم محمد امین صاحب، اسماعیل احمد ولد مکرم محمد اقبال صاحب، فیصل احمد ولد مکرم کلیم اللہ صاحب، محمد زمان ولد مکرم امان اللہ صاحب، رضوان احمد ولد مکرم شبیر احمد صاحب، عاقب شہزاد ولد مکرم غلام مرتضیٰ صاحب، محمد فیصل ولد مکرم اللہ بچایا صاحب، فرحان احمد ولد مکرم محمد وسیم صاحب، انعام الرحمٰن ولد مکرم غالب احمد صاحب، شمس السلام ولد مکرم عبدالسلام صاحب اور غازی احمد ولد مکرم غلام یٰسین صاحب کو رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ ان کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ محترم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت نے سب بچوں سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اعزاز

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آغا خان بورڈ کے تحت کلاس نہم و دہم کے سالانہ امتحان 2015ء میں مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول کا رزلٹ اس طرح رہا۔ کلاس دہم میں عظمیٰ درثمین نے 1023 نمبر کے ساتھ اول، پاکستان بھر میں میٹرک میں تمام گروپس میں مجموعی طور پر تھرڈ اور سائنس گروپ میں بھی تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔ ماہ نور منصور نے 991 نمبر کے ساتھ دوم اور علیزہ مصطفیٰ 980 نمبر کے ساتھ سوم پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ کلاس نہم میں شہلا تنویر نے 512 نمبر کے ساتھ اول، عروسہ مسرور نے 497 نمبر کے ساتھ دوم اور مصباح احمد نے 491 نمبر کے ساتھ سوم پوزیشن حاصل کی۔

اس کے علاوہ پنجاب ریجن میں ادارہ ہذا کی عظمیٰ درثمین کلاس دہم نے کیمسٹری و بیالوجی، شہلا تنویر کلاس نہم نے انگلش میں اور عروسہ مسرور کلاس نہم نے ریاضی کے مضامین میں پوزیشنز حاصل کیں۔ خدا تعالیٰ ان بچیوں کے اعزازات میں برکت ڈالے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

(زیر انتظام نظارت تعلیم القرآن ربوہ)

مکرم حافظ مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ تعلیم القرآن کلاس تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو مورخہ 6 تا 15 ستمبر 2015ء اس سال کی دوسری اور مجموعی طور پر 63 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کلاس میں جو طلباء شامل ہو کر علم قرآن سیکھتے ہیں انہیں بطور استاد اور معلم تیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ کلاس صرف ربوہ کے لئے منعقد کی گئی تھی۔

اس کلاس میں ربوہ کے 34 محلہ جات سے 64 نمائندگان نے شرکت کی۔ کلاس میں طلباء کی تدریس کا انتظام ایوانِ ناصر دفتر صدر عمومی ربوہ میں کیا گیا تھا۔ اس کلاس میں چار پیریڈز رکھے گئے تھے جس میں ناظرہ و تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن، عربی گرائمر اور عام عربی بول چال شامل ہیں۔ مرکز سلسلہ میں اہم اداروں کے تعارف اور صحبت صالحین میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کا ایک پیریڈ بھی تھا۔ اس میں طلباء کو سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔ کلاس میں تدریس کے فرائض خاکسار، مکرم محمد افضل فہیم صاحب اور مکرم عمر محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے سرانجام دیے۔

اس تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 6 ستمبر 2015ء کو دفتر صدر عمومی ربوہ کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم و ہدایات کے بعد مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے نصائح کیں پھر دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔ مورخہ 14 ستمبر کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔

اختتامی تقریب مورخہ 15 ستمبر ایوان ناصر دفتر صدر عمومی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد ظہرانہ دیا گیا۔ اس کلاس میں مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، تمام شاملین کو باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رقبہ کے لحاظ سے دنیا کے مختصر ترین ممالک

ویٹی کن

رومن کیتھولک کے عیسائیوں کے لئے اہم مقام کی حیثیت رکھنے والا ویٹی کن دنیا کا مختصر رقبے والا ملک ہے، جس کا رقبہ 110 ایکڑ ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ویٹی کن ایک دوسرے آزاد ملک اٹلی کے شہر روم کی سرزمین پر واقع ہے۔ ریاست ویٹی کن کا سربراہ رومن کیتھولک کلیسا کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا یعنی پوپ ہوتا ہے۔ 1929ء میں اطالوی حکومت اور رومن کیتھولک کلیسا کے 259 پوپ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت ویٹی کن کو آزاد اور خود مختار ریاست کا درجہ حاصل ہو گیا۔ ویٹی کن کی اپنی فوج نہیں ہے۔ ریاست کے دفاع کا ذمہ دار اٹلی ہے۔ آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ڈاک ٹکٹوں کی فروخت ہے۔

مناکو

مغربی یورپ میں واقع چھوٹی سی ریاست مناکو رقبے کے لحاظ سے دنیا کی دوسری چھوٹی ریاست ہے، اس کا رقبہ صرف 2 مربع کلو میٹر ہے۔ لیکن 36 ہزار نفوس کے رہائش پذیر ہونے کے باعث اسے دنیا کا سب سے گنجان آباد ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مناکو کی سرحدیں تین جانب سے فرانس سے ملتی ہیں، جبکہ ایک طرف اس کے سامنے بحیرۂ روم کی لہریں ٹھاٹھیں مارتی ہیں۔ مناکو میں 1297ء سے گری مالدی خاندان کی حکومت ہے۔ اس وقت پرنس ربرٹ دوئم ریاست کے حکمران ہیں ریاست کی دفاع کی ذمہ داری فرانس کے پاس ہے۔ آمدنی کا اہم ذریعہ ماہی گیری، سیاحت اور بینکاری ہے۔

نادرو

جنوبی بحرالکاہل میں آسٹریلیا کے مشرق میں واقع یہ جزیرہ رقبے کے لحاظ سے دنیا کی تیسری چھوٹی جمہوریہ ریاست ہے۔ اس کا رقبہ 21 مربع کلو میٹر ہے۔ جو 1980ء میں تیزابی نمک کی تلاش کا اہم مرکز تھی۔ تاہم اب اس جزیرے پر فاسفیٹ ختم ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے یہاں کی 90 فیصد آبادی بیروزگار ہو چکی ہے۔ نادرو کی ایک اہم وجہ شہرت یہاں کے لوگوں کا موٹاپا ہے۔ کل آبادی 10 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اس میں سے 97 فیصد مرد اور 93 فیصد خواتین نہ صرف موٹاپے کا شکار ہیں بلکہ اس کے باعث نادرو میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے دنیا میں سب سے زیادہ ٹائپ ٹو ذیابیطس کے مریض پائے جاتے ہیں۔ مجموعی آبادی کا 40 فیصد اس موذی بیماری کا شکار ہے۔

طوالو

آسٹریلیا کے مغرب میں واقع طوالو جزیرہ رقبے کے لحاظ سے دنیا کی چوتھی چھوٹی آزاد ریاست ہے۔ اس کا رقبہ 26 مربع کلومیٹر ہے۔ 1978ء میں برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے بعد طوالو دنیا میں اپنا مقام بنانے میں مصروف ہے۔ پورے ملک میں مجموعی طور پر 8 کلومیٹر طویل سڑکیں ہیں، جبکہ آبادی 10 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ طوالو کے ہمسائے جزیروں میں فیجی اور کیریباتی ہیں۔ طوالو کے رہائشی رقص، موسیقی اور روایتی کھانے بنانے کے شوقین ہیں۔ سطح سمندر سے محض 15 فٹ بلند ہونے کے باعث طوالو کے ڈوبنے کا خدشہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں آنے والے سمندری طوفان بھی مقامی افراد کی روزمرہ کی زندگی میں مشکلات میں اضافہ کرتے ہیں۔

سان مارینو

چاروں جانب سے اٹلی کی حدود میں گھری سان مارینو یورپ کی قدیم ترین جمہوریہ ہے۔ سان مارینو کا مکمل نام جمہوریہ سان مارینو ہے جسے سینٹ مارینوس نے تین سو ایک صدی عیسوی میں آباد کیا تھا۔ اس کا رقبہ 61 مربع کلومیٹر ہے۔ جنوبی یورپ کی اونچی نیچی پہاڑیوں پر بسے اس ملک کی آبادی 31 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ دولت کی ریل پیل سے بھرپور اس ملک میں بے روزگاری کی شرح دنیا میں سب سے کم ہے۔ سان مارینو کی عوام کو دنیا میں سب سے زیادہ خواتین سربراہ مملکت منتخب کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہاں اب تک 15 خواتین سربراہ مملکت بن چکی ہیں۔ سان مارینو میں فوج نہیں ہے۔ ملک کے دفاع کی ذمہ داری اٹلی کے حوالے ہے۔

(روزنامہ نئی بات 10 اگست 2015ء)

پاؤں کی ورزش، صحت کیلئے مفید

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاؤں مناسب صحت کی بنیاد ہیں اور جسمانی ورزش کرتے وقت پاؤں کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے۔ انسان کی پوری جسمانی ساخت اور دماغی کارکردگی کا تعلق پاؤں کی مضبوطی اور صحت پر ہے۔ انسانی جسم میں کل جتنی ہڈیاں ہوتی ہیں ان کی تعداد کا ایک تہائی پاؤں اور ٹخنے میں ہوتا ہے۔

ایک طبی ماہر کا کہنا ہے کہ پاؤں کو مضبوط بنانے سے پورا جسم مستحکم اور متوازن ہوتا ہے۔ پاؤں کی ورزش کا اثر براہ راست دماغ پر پڑتا ہے۔ امریکہ کی ''پوڈینٹرک میڈیکل ایسوسی ایشن'' کی 2014ء کے سروے رپورٹ کے مطابق امریکا میں ہر 10 میں سے 8 افراد کو پاؤں کی کسی نہ کسی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ سروے سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ہر چار میں سے ایک بالغ فرد ورزش کرنے سے قاصر ہے کیونکہ اسے پاؤں کی کوئی نہ کوئی تکلیف لاحق ہے۔ ایسوسی ایشن کے ترجمان ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ پاؤں کی زیادہ تر تکلیف یا چوٹ وغیرہ کی وجہ ان کا بیجا اور غلط استعمال ہوتا ہے یا کم وقت اور محدود و معاونت سے زیادہ بوجھ پاؤں پر ڈالنے سے پیروں کی تکلیف جنم لیتی ہے۔ ہماری انگلیوں اور پنجوں کو مضبوط پٹھوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ پاؤں کی مدد سے ایک چھوٹا تولیہ یا ماربل اٹھانے کی کوشش کرنا یا دس سیکنڈ کے لئے ایک پیر پر کھڑے ہونے سے دماغ کو جو تقویت ملتی ہے اس کا اندازہ ممکن نہیں۔ پاؤں کی ورزش براہ راست دماغی خلیوں کو متحرک کرتی ہے کیونکہ اس کی مدد سے جسم کا دوران خون مؤثر ہوتا ہے اور دماغ سے لے کر پاؤں تک خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔ خاص طور سے معمر مریضوں کو پاؤں کی ورزش کروانا ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے مریضوں کو فالج یا دیگر اعصابی بیماریوں کے حملے کا زیادہ خطرہ لاحق رہتا ہے۔ بائیومکینیکٹ کیٹی باؤمین کا کہنا ہے کہ پنجوں کو پھیلانے، انہیں ایک ایک کر کے اوپر اٹھانے اور پاؤں کے نیچے ٹینس بال رکھ کر اسے گھمانے کی ہلکی ورزش اگر پابندی سے کی جائے تو اس کے اثرات پورے جسم کی صحت پر مثبت انداز میں مرتب ہوتے ہیں۔ ایک نارمل اور صحت مند شخص کے لئے طبی ماہرین کا مشورہ ہے کہ وہ ننگے پاؤں 15 منٹ پاؤں کی ورزش کرے تو صحت مند رہ سکتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 16 جون 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 21 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	6:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 ستمبر 2015ء

6:35 am	گلشن وقف نو
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 ستمبر 2015ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا دورہ بھارت 26 نومبر 2008ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اکتوبر 2009ء
8:55 pm	راہ ہدیٰ

سیل سیل سیل
گرمیوں کی تمام زنانہ و مردانہ ورائٹی پر
زبردست سیل جاری ہے
تمام فینسی و بوتیک ورائٹی کے تشریف لائیں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

ضرورت ملازمہ
گھریلو کام کاج کیلئے ملازمہ کی ضرورت ہے۔
معقول معاوضہ دیا جائے گا۔
کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ: 0334-0670779

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

مکان برائے فروخت
محلہ نصرت آباد میں واقع پانچ مرلہ مکان
فرنٹ 52 فٹ زمینی میٹھا پانی چھت لنٹر
2 بیڈ بمعہ اٹیچ باتھ، ڈرائنگ روم،
TV لاؤنج کچن، کوریڈ ایریا مکمل ٹائل چائنہ
رابطہ 0333-6706637
0301-3553623